جوااوراس کے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر پڑنے والے اثرات اور اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ

فضل الرحمن انڈہڑ*

ABSTRACT

Among the prohibited actions, gambling is on the top. There is definite prohibition in many verses of the Holy Quran and the hadiths of the prophet. Despite such strict prohibitions by Islam, the gambling has been entered in economy in different shapes.
Among the different types of gambling, some forms are very clear, every one considers it wrong, whereas some kinds of gambling are not considered wrong by the peoples.
Whatever the name of gambling is, it is illegal and immoral, because changing name does not change its reality. Every type of gambling creates destruction in society and economy and brings various evils with it.
Gambling makes man greedy, miser, lover of money, jealousy, wastage of time and money. Such evils take men away from generosity and worship of Allah, carelessness in his duties and man becomes immoral and irresponsible.
Therefore, in any society where gambling is spread, the concept of peace, love, humanity becomes meaningless. As a result, the poor get poorer and the rich grow richer.

قمار کا لغوی واصطلاحی مفہوم:

اردو زبان میں ہم جس کو جوا کے نام سے پہچانتے ہیں عربی زبان میں اس کے لیئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں 1: قمار 2: میسر۔ قرآن مجید میں جوا کو "میسر" کے نام سے پکارا گیاہے اور حدیث رسول میں جوا کو "قمار" اور "میسر" دونوں ناموں سے بیان کیا گیاہے۔

لفظ قمار کا مادہ ق، م، ر۔ ہے۔ اور لفظ قمر۔ عربی میں چاند کو کہتے ہیں۔

علامہ ابن عابدین (علامہ شامی) جوا کو قمار نام رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قمار قمر سے مشتق ہے، قمار بھی قمر (چاند) کی طرح مال کو بڑھاتاہے اور گھٹاتاہے، اس وجہ سے جوا کو قمار کہاجاتاہے کیونکہ جواری کا مال بھی جوا کے سبب چاند کی طرح کبھی بڑھتاہے تو کبھی گھٹتاہے"[1]۔

میسر: لفظ میسر مفعل کے وزن پر مصدر میمی ہے مرجع کی طرح۔

علامہ فخر الدین رازیؒ لفظ میسر کی وضاحت کرتے ہوئے قمار کا میسر نام رکھنے کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے

* ریسرچ اسکالر، جامعہ شاہ عبداللطیف، خیرپور

تحریر فرماتے ہیں:

"میسر موعد کے کے وزن پر لفظ یسر سے مصدر کا صیغہ ہے،اور لفظ یسر کے معنٰی ہے آسانی۔ جوا کو میسر اس وجہ سے کہا جاتا ہے چونکہ ایک انسان دوسرے انسان کا بغیر کسی تکلیف اور مشقت کے آسانی سے مال ہضم کر کے لے جاتا ہے۔اس وجہ سے اس جوا کو میسر کہا جاتا ہے"۔

قمار کی اصطلاحی تعریف:

مشہور ماہر معاشیات علامہ شر باصی نے اپنی کتاب "المعجم الاقتصاد الاسلامی" میں قمار کی تعریف حسب ذیل نقل کی ہے:

القمار:هو أن يأخذ من صاحبه شيأ فشيئا فى اللعب، والقمار فى لعب زماننا كل لعب يشترط فيه غالبا من المتغالبين شئ من المغلوب[2]۔

قمار اس چیز نام ہے کہ کسی کھیل کے دوران کسی سے کوئی چیز تھوڑی تھوڑی کر کے لی جائے۔اور ہمارے زمانے کے کھیل میں قمار یہ ہے کہ ہر ایسا کھیل کہ جس میں غالب ہونے والا مغلوب سے کسی چیز کے لینے کی شرط قرار دے۔

لیکن قمار کی ذکر کردہ بالا تعریف سے قمار کا مکمل مفہوم واضح نہیں ہورہا ہے، کیونکہ اس تعریف سے بظاہر یہ معلوم ہورہا ہے کہ قمار صرف کھیل کھود کے ساتھ ہی خاص ہے کھیل کود کے علاوہ دیگر معاملات میں قمار کا وجود نہیں ہوتا۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کہ قمار صرف کھیل ہی میں نہیں ہوتا بلکہ کھیل کود کے معاملات کی طرح انسانی زندگی کے دیگر معاملات میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل قمار کی متفرق صورتیں ایسی ہیں جو کھیل کود سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ کاروبار اور تجارت سے متعلق ہیں وہ قمار کی ذکر کردہ بالا تعریف میں شامل نہیں ہوتیں۔

اس وجہ سے قمار کی مناسب اور جامع تعریف وہ ہے جو مفتی محمد تقی عثمانی نے بیان کی ہے :

وہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم قمار کی نپی تلی قانونی تعریف کرنا چاہیں تو وہ کچھ اس طرح ہو گی:

"قمار ایک سے زائد فریقوں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ہر فریق نے کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر اپنا کوئی مال (یا تو فوری ادائیگی کر کے یا ادائیگی کا وعدہ کر کے) اسطرح داؤ پر لگایا ہو کہ یا تو وہ مال بلا معاوضہ دوسرے فریق کے پاس چلا جائے گا، یا دوسرے فریق کا مال پہلے فریق کے پاس بلا معاوضہ آجائے گا"[3]۔

درج بالا تعریف میں قمار کی تمام صورتیں آجاتی ہیں،اس میں وہ صورتیں بھی ہیں جو کھیل کھود سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ صورتیں بھی ہیں جو کھیل کھود کے علاوہ دیگر معاملات میں پائی جاتی ہیں۔

قمار کی اس تعریف سے ملتی جلتی تعریف ڈاکٹر نزیہ حماد نے "معجم المصطلحات المالیہ والاقتصادیہ فی لغۃ الفقہاء "میں تحریر فرمائی ہے:

"وحقیقته مراهنة علی غرر محض، وتعلیق للملک علی الخطر فی الجانبین، وعلیٰ ذلک عرفه ابن تیمیة بأنه أخذ مال الإنسان وهو علی مخاطرة، هل یحصل له عوضه أو لا یحصل؟وقال غیره هوتعلیق استحقاق المال بالخطر"[4]۔

اس قمار کی حقیقت یہ ہے کہ اس کی بنیاد صرف دھوکہ پر مبنی ہے اور ملکیت کو دونوں طرف سے غیر یقینی کیفیت پر لٹکا یاجاتاہے۔اسی وجہ سے علامہ ابن تیمیہ نے قمار کی تعریف اسطرح کی ہے "دوسرے انسان کامال دھوکہ کے ساتھ حاصل کرناچاہے وہ کسی عوض کے ساتھ ہویابغیر عوض کے۔اور بعض حضرات نے قمار کی یہ تعریف کی ہے کہ مال کی ملکیت کے استحقاق کو غیر یقینی کیفیت کے ساتھ منسلک کرنے کو قمار کہاجاتاہے۔

حضرت عاصمؒ ابن سیرینؒ سے روایت کرتے ہیں کہ: ہر ایسا معاملہ جس میں غیر یقینی کیفیت ہو تو وہ میسر (جوا) میں شمار ہوتاہے[5]۔

درج بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قمار کسی ایک خاص متعین صورت کانام نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز قمار کے مفہوم میں داخل ہے جس میں مال کے حصول کو یاکسی سے مال کی وصولی کو کسی غیر یقینی کیفیت کے ساتھ منسلک کیاجائے چاہے وہ مال کسی چیز کے بدلے لیاجائے یابغیر کسی عوض کے لیاجائے۔

قمار کے اجزائے ترکیبی:

قمار کی درج بالا تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قمار کے عناصر درج ذیل اجزاہیں۔

1۔ قمار دو یادو سے زیادہ فریقین کے درمیان ہوتاہے۔لہذا اگرایک طرف سے معاملہ ہوگاتو پھر وہ قمار میں شمار نہ ہوگا۔

2۔ قمار میں کسی دوسرے انسان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے اپنا مال داؤ پر لگایا جاتا ہے۔

3۔ قمار میں جانبین میں سے ہر فرد کا مال ایک ایسی غیر یقینی کیفیت اور غیر اختیاری واقعے پر موقوف کیا جاتا ہے جس کے پیش آنے اور نہ آنے کا احتمال موجود ہوتا ہے۔

4۔ قمار میں جو مال داؤ پر لگایا جاتا ہے وہ دوسرے کے پاس بغیر کسی معاوضہ کے چلا جاتا ہے یا پھر دوسرے انسان کا مال اس فرد کے پاس بغیر کسی معاوضہ کے آجاتا ہے۔ دونوں فریقین میں سے کسی ایک کا نقصان یقینی ہوتا ہے اود دوسرے کا فائدہ ہوتا ہے۔

قمار کے یہ چار عناصر ہیں جس معاملہ میں یہ چار عناصر موجود ہوں گے وہ قمار میں شمار ہوگا۔ اگر ان عناصر میں سے کوئی ایک عنصر بھی موجود نہ ہوگا تو وہ معاملہ قمار میں شمار نہ ہوگا۔

اسلام کی آمد سے پہلے معاشرے میں جوا کی کثرت:

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں جوا، سود اور قتل وغارت گری عرب میں عام تھی، ان چیزوں کو عیب اور برائی بھی تصور نہ کیا جاتا تھا بلکہ ایسے غلط کاموں کے کرنے پر شرمندگی تو کیا ہوتی الٹا اس پر وہ اپنی مجالس میں فخر بھی کرتے تھے اور اپنے اشعار میں، نجی اور عام محفلوں میں ایسی امور کا ذکر کر کے ان پر فخر کر کے اس کو اپنی بھادری تصور کرتے تھے۔ صرف اس پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ جو شخص ایسے غلط کاموں سے دوری اختیار کرتا تھا تو اس کو بخل اور بزدلی کے طعنے دیئے جاتے تھے۔ ان میں جوا کی کثرت کا یہ حال تھا کہ لوگ اپنے اہل وعیال کو بھی جوا کے داؤ پر لگاتے تھے۔ جیسا کہ "محیط برھانی" میں ہے:

"قال ابن عباس إن المخاطرة قمار وإن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال والزوجة وقد كان ذلک مباحا إلى أن ورد تحريمه وقد خاطر أبوبكر الصديق المشركين حين نزلت (الم غلبت الروم) وقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم زد فی الخطر وأبعد فی الأجل ثم حظر ذلک ونسخ بتحریم القمار ولاخلاف فی حظره۔"[6]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیر یقینی کیفیت پر مال کو داؤ پر لگانا قمار ہے، اہل جاہلیت اپنے مال اور اور اپنی بیوی اور اولاد پر بھی قمار کھیلتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے مشرکین کے ساتھ شرط لگائی کہ جب سورۃ روم

نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال کی مقدار بڑھا دو اور مدت بھی بڑھا دو: پھر اس جوا کو بعد میں حرام کر دیا گیا اب اس کی حرمت پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغۃ" اہل عرب میں سود اور قمار کی کثرت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"جوا اور سودی معاملات اہل عرب میں زیادہ تھے جن کے سبب ان میں عام طور پر مسلسل جھگڑے اور نہ ختم ہونے والی جنگیں جاری رہتی تھیں، جوا اور سود کی تھوڑی سی مقدار اپنی طرف زیادہ چیز کو لے کر آتی ہے، سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ان دونوں کی برائی کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے کر ان سے مکمل اجتناب کیا جائے"[7]۔

ہمارے معاشرے میں جوا کی چند رائج عام صورتیں:

عصر حاضر میں جہاں خرید و فروخت کی نت نئی شکلیں متعارف ہوئی ہیں تو وہاں قمار بھی اپنی جدید شکلوں اور متفرق صورتوں کے ساتھ نمودار ہوا ہے، جن میں کچھ صورتیں اگرچہ قمار اور جوئے کے نام سے بھی مشہور نہیں ہے، لیکن در حقیقت ان میں جوا کا عنصر موجود ہے، یہ سب در پردہ جوا ہی کی مزین شکلیں ہیں جو ہمارے معاشرے اور معیشت کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہیں، ایک غریب انسان کا چو لھا بجھانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور مفلوک الحال انسان کو غربت کے دلدل میں ڈال رہی ہیں جن میں سے چند صورتوں کی وضاحت حسب ذیل ہے۔

مقابلے اور ریس کی متفرق صورتیں:

تاش کھیلنا، مرغے لڑانا اور گاڑیوں کی آپس میں ریس لگا کر شرط کرنا یا اس طرح گاڑیوں کی آپس میں ریس لگانا اور شرط ٹھہرانا۔ یہ سب صورتیں قمار اور جوا کے زمرے میں آتی ہیں[8]۔

متفرق انعامی اسکیمیں:

آج کل مختلف اخبارات مثلا جنگ اخبار، مختلف موبائل کمپنیوں کی طرف سے متفرق انعامی اسکیمیں متعارف کروائی گئیں ہیں، ٹی وی کے مختلف پروگروموں اور متفرق رسائل میں مختلف قسم کے سوالات کا حل پوچھا جاتا ہے س کے ساتھ اس کی فیس بھی رکھی جاتی ہے کہ جو شخص درج تمام سوالات کے صحیح جوابات حل کر کے بھیجے

گا،اس کے ساتھ اس کی اتنی فیس بھی بھیجے گا تو پہلے نمبر پر آنے والے فرد کو اتنا انعام دیا جائے گا، دوم اور سوم نمبر آنے والے افراد کو اتنا اتنا انعام دیا جائے گا۔ پھر اول، دوم اور سوم نمبرز کا انعام ان کے درجے کے اعتبار سے ان تمام افراد میں قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے جن کے مکمل جوابات درست ہوتے ہیں، لوگ اس انعام کی لالچ میں آکر ان سوالات کو حل کر کے اس کی فیس بھی روانہ کر دیتے ہیں اپنی قسمت آزمانے کے لیئے کہ شاید وہ مقرر انعام مل جائے، شاید اس قرعہ اندازی میں ہمارا بھی نام نکل آجائے اور اس تھوڑی سی فیس کے عوض شاید ہمیں زیادہ رقم ملے اور ہمارا بھی انعام نکل آئے۔ کچھ لوگ مستقل ایسے مواقع کی جستجو اور انتظار میں رہتے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ قمار کی اس صورت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ معمہ بازی اس وجہ سے بھی زیادہ سخت گناہ کا کام ہے کہ اس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف لوگوں کو باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے اور اشتہار دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لاکھوں اور کروڑوں لوگ اس میں شامل ہو جاتے ہیں، اور اس کو گناہ بھی تصور نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے اس گناہ کی قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لیئے اس میں جتنے بھی لوگ شامل ہونگے ان سب کا گناہ ان پر ہو گا جو اس کا اہتمام کرتے ہیں"[9]۔

شرط لگانا:

ہمارے ملک میں انڈیا اور پاکستان کا کرکٹ میچ جب بھی کھیلا جاتا ہے کروڑوں کا پیسہ داؤ پر لگا کر جوا کے ذریعے جیتا اور ہرایا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ریس اور دوڑ کے مقابلوں میں شرط لگا کر پیسے جیتے اور ہرائے جاتے ہیں سینکڑوں افراد تھوڑی سی دیر میں اپنی جمع شدہ پونجی ضائع کر کے اپنی دولت کو گنوا بیٹھتے ہیں اور غربت کے گڑھے میں گرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح مروج تاش کھیلنا اور مرغوں کی آپس میں لڑائی کروا کے ہزاروں روپے داؤ پر لگا کر شرط لگا تے ہیں۔ یہ سب صورتیں بھی قمار میں داخل ہیں۔

قمار نصیب آزمانے کے نام سے۔

اپنا نصیب اور قسمت آزمانے کے نام سے مختلف صورتیں جوا کی بازار میں رائج ہیں۔

ایک صورت یہ بھی ہے کہ حلقہ نما کڑا چند روپوں کے عوض کرائے پر حاصل کیا جاتا ہے پھر اس حلقہ نما

کڑے کو ٹیبل پر مختلف مالیت کے موجود سامان کے اوپر پھینکا جاتا ہے جس سامان پر گرتا ہے وہ سامان اس فرد کی ملکیت ہو جاتا ہے جس نے خرید کر اس کو گرایا تھا۔

بچوں کے مختلف کھیل:

بچوں کے مختلف کھیل: جیسے کانچ کی گولیوں کے ساتھ کھیل، پتنگ بازی، کبوتر بازی اور دیگر کھیل، اگر شرط لگا کر ہوں، بھی قمار میں داخل ہیں۔

کمیٹی کی ایک خاص صورت:

پیسے جمع کرنے کی غرض سے چند شرکا ملکر پیسے اکٹھے کرتے ہیں اور ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعے جمع شدہ رقم نام نکل آنے والے فرد کو دی جاتی ہے۔ کمٹی کی یہ صورت تو قمار نہیں۔البتہ کمیٹی کی وہ خاص صورت جس میں ممبران ہر ماہ لے کر پیسے قرعہ اندازی کرتے ہیں اور یہ طے کرتے ہیں کہ جس ممبر کا قرعہ اندازی میں نام نکل آئے گا نکل آنے والی رقم اس کے حوالے کر دی جاتی ہے اور وہ فرد آئندہ کے لیئے قرعہ اندارزی سے نکل جائے گا اور آئندہ قسطیں بھی نہیں دے گا۔ یہ صورت قمار میں داخل ہے۔

اسٹاک ایکسچینج:(Stock Exchange)

اس دور میں اسٹاک ایکسچینج کا کاروبار کافی اہمیت اختیار کر گیا ہے جہاں پر مختلف کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت ہوتی ہے اور مختلف طریقوں سے کاروبار ہوتا ہے، جس میں صحیح کاروبار بھی ہوتے ہیں اور غلط سودے بھی ہوتے ہیں، جس میں ایک صورت سٹہ کی ہوتی کہ انسان کا مقصد کاروبار کرنا نہیں ہوتا بلکہ بلکہ صرف قیمت کا فرق برابر کر کے نفع کمانا ہوتا ہے۔

اس طریقہ کار میں ایک تو ایسی چیز کی خرید و خروخت ہوتی ہے جو فی الحال مارکیٹ میں موجود نہیں ہوتی اور اس پر قبضہ کیئے بغیر آگے اس کو فروخت کیا جاتا ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں چونکہ قبضہ نہیں ہوتا ہے تو ملکیت بھی شرعی اعتبار سے ثابت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ایسی چیز کو بیچا جاتا ہے جس پر ابھی ملکیت ثابت نہیں ہوتی جو شریعت میں ناجائز ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ اس میں قمار بھی ہے کیونکہ اس کا مقصد خرید وفروخت نہیں۔

یہ بھی قمار ہی کی ایک قسم ہے کہ جس میں نفع موہومہ کے پیش نظر انسان سودا کرتا ہے پھر اس سودے میں اس کو نفع اور نقصان دونوں کا اندیشہ ہوتا ہے خرید و خروخت کرنے والے شخص کا مقصد صرف نفع کمانا ہوتا ہے

انشورنس(Insurance):

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں انشورنس کو و تعاونوا علی البر والتقویٰ کے اصول کے تحت ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا نام دے کر اس کو جائز قرار دے کر شرعی لباس پہنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حالانکہ یہ قمار کی ایک ہی قسم ہے کیونکہ انشورنس میں یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اگر معین مدت کے دوران وہ چیز تلف ہو گئی تو اصل رقم کے اضافی بونس کی شرح زیادہ ہو جائے گی اور اگر متعینہ مدت گذر گئی وہ چیز تلف نہ ہوئی تو پھر اس بونس کی شرح کم ہو گی۔ یہی قمار ہے کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی ایک صورت متعین نہیں کی گئی۔

درج بالا صورتوں کے ذریعے جوا کی تمام شکلوں کو بیان کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ جوا کی تعریف کی روشنی میں اس کی چند مثالیں بیان کرنا مقصد ہے کیونکہ ہر دور میں جوا کی مشکلیں بدلتی رہتی ہیں۔

جوا کے نقصانات:

جوا میں اگرچہ ایک دو افراد کا فائدہ ہے لیکن ہارنے والے انسان اور دیگر انسانوں پر اس کے پڑنے والے اثرات بد کے پورے معاشرے پر جو منفی اثرات پڑتے ہیں وہ اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ جن میں چند اہم مفاسد کو بیان کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شراب اور جوئے کو اکٹھے ذکر فرما کر بتلادیا کہ ان دونوں کے ایک ہی جیسے نقصانات ہیں۔ شراب کے نقصان کو سب لوگ بلا کسی فرق کے تسلیم کرتے ہیں اور اس کے معاشرے پر پڑنے والے نقصانات سب کے سامنے واضح ہیں ان کو منوانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

شراب کی طرح قمار بھی اسی طرح کی نقصان دہ ہے، اس کے بھی معاشرے اور معیشت پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ شراب کی طرح جوا کی بھی متفرق صورتیں معاشرے کے بگاڑنے میں اور نیکی سے دور کرنے میں اہم کردار کرتی ہیں، بلکہ دوسرے کتنے ہی گناہوں کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جیسے: لوٹ مار، گالم گلوچ، دنیا سے محبت اور آخرت سے بے

فکری، بغض وحسد، آپس میں لڑائی اور قتل وقتال تک جیسے برے افعال بھی ان کی سبب نمودار ہوتے ہیں۔

بدترین بات یہ ہے کہ قانون وآئین کی نظر میں بری چیز ہونے کے باوجود اس کو کوئی روکنے پر قادر نہیں اب مزید ظلم یہ ہے کہ اس کی برائی کا احساس بھی مسلمانوں کی نظر سے محو ہورہا ہے۔

مزید برآں یہ ہے کہ قمار جوئے کے نام سے متعارف نہیں کہ اس کو آسانی کے ساتھ پہچانا جائے بلکہ زمانہ حاضر میں اس کی متفرق شکلیں اور مسلمانوں کی بے خبری کی وجہ سے کہیں اس کو انعام تو کہیں قسمت آزمائی کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

قمار کے دینی نقصانات:

جوا کے ذریعے انسان اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے اپنے رب کریم کو ناراض کرتا ہے جو ایک مسلمان کے واسطے قابل افسوس ہے۔

قمار اللہ تعالی کے ذکر، نماز، تلاوت قرآن کریم اور دیگر عبادات سے غافل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ظاہر ہے جو شخص جوا میں منہمک ہو جاتا ہے، اس پر صرف اپنی ذاتی غرض اور اپنا فائدہ پیش نظر رہتا ہے صرف دنیا ہی کی فکر سوار ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے گھر والوں سے غافل اور دوسرے کی دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے، ایسا انسان اپنے رب کریم کو بھی بھلا دیتا ہے۔ جوا کھیلنے والا بہتر اخلاق مثلا سخاوت، ایثار اور محبت سے دور ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جوا کھیلنے والا سخت دل، دھوکے باز، بدکردار اور زبان دراز ہو جاتا ہے۔ بغض، عداوت، اور دوسروں کے لیئے کینہ پرور ہوتا ہے اور ان صفات مذمومہ کے بغیر وہ قمار میں کامیابی بھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

قمار کے ذریعے دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ ہوتا ہے۔

قمار میں ایک انسان کا مال دوسری کی اجازت اور رضامندی کے بغیر لیا جاتا ہے، جبکہ شریعت کے اندر دوسرے انسان کا مال لینے کا یہ طریقہ سراسر ناجائز ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے:

یایھا الذین آمنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم[10]

اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی کی تجات کے ساتھ ہو۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا يحل مال امرء إلا بطيب نفس منه[11]

کسی انسان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔

قمار میں انسانیت کو دھوکہ دیا جاتا ہے:

قمار کے اندر دوسری خرابیوں کے ساتھ ساتھ ایک خرابی یہ ہے کہ دوسرے انسان کا مال دھوکہ دے حاصل کر لیا جاتا ہے، اور دھوکہ کے سبب ایک انسان دوسرے پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں دھوکہ لینا اور دینا دونوں منع ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ہم (مسلمانوں) کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[12]

جبکہ جوئے کے اند ر سارا کام دھوکہ دہی پر مبنی ہوتا ہے کیونکہ جوا میں فریقین میں سے ہر فریق دوسرے کو شکست دے کر اپنی برتری اور کامیابی چاہتا ہے اور وہ بھی محنت اور مشقت کے بغیر صرف دوسرے کو دھوکہ دے کر۔

مولانا عبدالماجد دریاآبادیؒ جوا کی قباحت اپنی کتاب "تفسیر ماجدی" میں درج ذیل الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"قمار بازی کی لائی ہوئی مصیبتیں کچھ کم ہیں؟ فرنگستان کے سب سے بڑے قمار خانے مونٹے کارلو میں ہر سال کتنی بے شمار دولت تلف ہوتی رہتی ہے دیوالی اور جمگھٹ کی راتوں کو ہندوستاں کے اندر کیا کچھ نہیں ہوتا؟ اور پھر جوئے کی جدید ترین شکلوں، بیمہ کمپنیوں کے جوئے، گھر دوڑ کے جوئے، چھٹیوں (لاٹریوں کے جوئے) سٹے وغیرہ کو کون کہاں تک شمار کرے

؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہی قمار بازی سو اس باب میں قانون اسلام سے باغی و منحرف ہو کر یورپ اپنے ہاتھوں اپنا جوا حلال کر رہا ہے، وہ عالم آشکار ہے۔ خود کشی اور اقدام خود کشی کے کتنے واقعات مے نوشے اور قمار بازی ہی کا نتیجہ ہیں! پھر مالی ابتری کا اندازہ اس سے کیجئے کہ یورپ کی پہلی جنگ عظیم سے قبل اکیلے ملک انگلستان سے متعلق تخمینہ ہے کہ کم از کم دس کروڑ پونڈ سالانہ کی رقم اپنے مالکوں سے نکل کر جواریوں کے ہاتھ پہنچتی رہتی ہے "[13]

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

"چونکہ قمار بازی ایک گناہ کبیرہ ہے، اور اس کی بعض صورتیں نہایت سنگین بھی ہو سکتی ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ اس کی سزا کی انتہائی مقدار میں جو اس وقت دفعہ 294 کی رو سے چھ ماہ کی قید ہے، مناسب اضافہ کیا جائے"[14]۔

اسی طریقہ سے مشہور محدث، مفسر، ماہر معاشیات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جوا کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

اعلم أن الميسر سحت باطل، لأنه اختطاف لأموال الناس عنهم معتمدا على اتباع جهل وحرص و أمنية باطلة ركوب غرر تبعثه هذه على الشرط، وليس له دخل فى التمدن والتعاون، فإن سكت المغبون سكت على غيظ وخيبة، وإن خاصم فيما التزم بنفسه واقتحم فيه بقصده والغابن يستلذه ويدعوا قليله إالىٰ كثيره، ولا يدعه حرصه أن يقلع إهمال لارتفاعات المطلوبة، وإعراض عن التعاون المبنى عليه التمدن والمعاينة تغنيک عن الخير هل رأيت من أهل القمار إلا ما ذكرناه؟[15]

"اس تمدنی زندگی کی بنیاد تعاون پر ہے لہذا ترقی اموال کے وہ تمام ذرائع جو تعاون کی روح سے خالی ہوں اصول فطرت انسانی کے لحاظ سے بالکل ناجائز اور تمدن کے منافی ہیں جیسے قمار بازی اور سٹہ جن میں اگرچہ مبادلہ ہوتا ہے لیکن وہ کسی منفعت بخش چیز کے پورے معاوضے کے بدلے میں نہیں ہوتا، بلکہ قمار باز اپنی جہالت اور لالچ کے باعث اس جھوٹی امید پر کہ ایک ہی داؤ میں مجھے بہت ساری دولت ہاتھ آجائے گی، ایک کثیر رقم کی شرط بدلیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس ذریعہ اکتساب میں تعاون کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اگر وہ شرط ہار گیا تو اسے قہر درویش بجان درویش کے مطابق خاموش جانا پڑے گا اور جیت گیا تو اس کی یہ کمائی کسی خدمت کے بغیر ہو گی۔ معاشرت میں ایسے پیشے اصول انسانیت کے خلاف ہیں۔"

حجۃ اللہ البالغہ میں ایک مقام پر حضرت شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

فإن كان الاستنماء فيها بما ليس له دخل فى التعاون، كالميسر أو بما هو تراض يشبه الاقتضاب كالربا، فإن المفلس يضطر إلى التزام ما لا يقدر علىٰ إيفائه وليس له رضاه رضا فى الحقيقة، فليس من العقود المرضية ولا الأسباب الصالحة وإنما هو باطل وسحت بأصل الحكمة المدنية۔[16]

اگر مال کی بڑھوتری ایسے طریقوں سے ہوئی جن کو انسانیت کے تعاون میں دخل نہیں ہے جیسے جوا۔ یا وہ ایسے

پیشے ہوں جن میں اگرچہ ظاہری رضامندی پائی جاتی ہو لیکن حقیقت میں نہ ہو جیسے سود، کیونکہ سود میں سود لینے والا اپنی مجبوری کے پیش نظر زیادہ دینے پر اگرچہ اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ یہ دونوں جوا اوسود پسندیدہ کاموں میں سے نہیں ہے، ایسا کرنا باطل اور حرام ہے شہری حکمت اور مصلحت کے تحت۔

قمار کے معاشرتی نقصانات:

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بھی اشیاء تخلیق فرمائی ہیں ان اشیاء میں منفعت اور مضرت دونوں پہلو ہوتے ہیں ، کسی میں نفع زیادہ ہوتا ہے تو اس میں نقصان بھی ہوتا ہے لیکن نقصان کے مقابلے میں نفع کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اسی طرح سے اگر کسی شیء میں بظاہر نقصان نظر آتا ہے تو اس میں فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن نقصان فائدے سے بھاری ہوتا ہے ،اس وجہ سے اس کو نقصان والی چیز شمار کیا جاتا ہے، دوسری اشیاء کی طرح قمار میں بھی بظاہر کسی انسان کا فائدہ بھی نظر آتا ہے کہ جو انسان جیت تا ہے اس کو تو اس جوا سے فائدہ ملتا ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے بہت ساری دولت کا مالک من جاتا ہے ،اگر وہ امیر ہے تو جلد ہی امیر بن جاتا ہے۔

قمار میں انسان ذات کا نقصان ہے۔

ہر کاروبار اور ہر معاملہ میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال موجود ہوتا ہے، جوا میں بھی فائدہ اور نقصان دونوں کا احتمال موجود رہتا ہے، لیکن اس میں ایک شخص کا فائدہ دوسرے کے نقصان کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے، دوسرے شخص کو نقصان دیئے بغیر فائدہ حاصل کرنا مشکل ہے، اس وجہ سے اسلام نے ہر ایسا معاملہ کرنے کی سرے سے ممانعت فرمائی ہے جس میں دوسرے انسان کو نقصان دے کر اپنا ذات کو فائدہ پہنچایا جائے۔ ذی شعور انسانوں میں سے کوئی بھی ایسے فعل کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا کہ دوسرے کا چولھا بجھا کر اپنا چولھا جلائے اور دوسرے انسان کا پیٹ کاٹ کر صرف اپنا ہی پیٹ بھرا جائے۔

جبکہ اس کے بالمقابل اسلام کی ابدی تعلیمات یہ ہیں کہ اپنی ضروریات کو مؤخر کر کے دوسرے انسان کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کی جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر دوسرے حاجت مند کی ضروریات کو پورا کیا ہے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اس کوایثار کے نام تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة[17]

اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ان کو اس کی ضرورت ہو۔

جوا انسان میں محنت اور مشقت کی عادت کو ختم کرتی ہے:

قوموں کی ترقی کا راز محنت اور جدوجہد میں پوشیدہ ہے، کسی قوم کی معاشی تباہی کا بڑا سبب اجتماعی کاہلی، سستی کا ہونا ہے۔ محنت اور مشقت کسی قوم کا زیور ہوتا ہے۔ حضرات انبیائے کرام نے اپنے قول و عمل کی تعلیمات سے انسانیت کو محنت کی عظمت کا درس دیا اور محنت کرنے والے انسان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ایسے انسان کو اللہ کا دوست اور محبوب بتایا۔ جبکہ جوا کے عمل میں جواری انسان دوسرے انسان کا مال بلا محنت اور مشقت کے مفت دولت حاصل کرتا ہے، جس انسان میں مفت دولت حاصل کرنے کی عادت پڑ جائے وہ کبھی بھی محنت و مشقت والے کام کر کے روزی حاصل نہیں کرے گا وہ ہمیشہ گھر بیٹھے بیٹھے دولت کمانے کی کوشش کرے گا۔

جوا باہمی لڑائی اور جھگڑے کا سبب بنتی ہے:

جوا کے ذریعے لڑائی اور جھگڑا معمول ہے اور یہ روز مرہ کا تجربہ ہے کہ جو انسان جوا ہار جاتا ہے وہ جیتنے والے فرد کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا اور اپنے دل میں اس کے خلاف بغض وعداوت رکھتا ہے بسا اوقات کسی بات میں اختلاف دو افراد میں لڑائی پیدا کر دیتا ہے اور پھر یہ لڑائی دو افراد سے ہوتے ہوئے دونوں خاندانوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور قتل و قتال تک بھی نوبت آجاتی ہے اور قوموں کی تباہی اور سکون ختم کرنے کا سبب بن جاتی ہے، یوں پورے معاشرے کا امن اور سکون برباد ہو جاتا ہے اور انسان معاشرتی زندگی کے لطف سے محروم ہو جاتا ہے۔

قمار کے معاشی نقصانات:

قمار کی برائیوں کے لیئے دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قمار کے اندر ایک دو نہیں، بلکہ بے شمار خرابیوں کا انبار ہے جو ایک مستقل موضوع ہے لیکن ان میں سے چند اہم خرابیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قمار معاشرے میں غربت پیدا کرنے کا سبب ہے:

قمار معاشرے کے اندر معاشی بدحالی پیدا کرتا ہے کیونکہ قمار کے ذریعے سے ہرانے والا شخص اگر غریب ہے

تو وہ مزید معاشی بد حالی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے گھر کا چھولا بجھ جاتا ہے، اگر وہ متوسط یا متول طبقے سے تعلق رکھتا ہے تب بھی ہرانے کی صورت میں اس کی دولت میں زوال آجاتا ہے۔ پھر انسانیت کی معاشی بد حالی اس کو دیگر سنگین جرائم میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ جس کو جوا کی عادت پڑ جائے تو اس سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ناجائز تسکین پوری کرنے کے لیئے چوری، ڈکیتی جیسے گھٹیا کاموں کی طرف رخ کر کے پورے معاشرے کو خراب کر دے تا ہے۔

قمار کی وجہ سے تقسیم دولت کا طبعی نظام موثر ہو جاتا ہے:

قمار کے سبب دولت پورے معاشرے سے سکڑ کر چند لوگوں کے پاس جمع ہو کر رہ جاتی ہے حالانکہ اسلام کا اصول یہ ہے کہ دولت کسی ایک خاندان یا کسی خاص طبقہ میں جمع نہ ہونے پائے بلکہ دولت پورے معاشرے میں گردش کرتی رہے اور دولت میں ایک خاص قسم کا توازن رہے یوں وہ دولت امیر و غریب کے درمیان تفاوت ختم کر کے کسی ایک طرف دولت کا رخ نہ رہے جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کی لایکون دولة بین الاغنیاء منکم[18]

تاکہ وہ دولت صرف ان کے مالداروں ہی میں گردش نہ کرے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قمار کی وجہ سے معاشرے میں تقسیم دولت کے نظام میں تفاوت پیدا ہو جاتا ہے ،دولت ایک جگہ سکڑ کر رہ جاتی ہے جس کے سبب معاشرے کا امیر انسان مزید امیر تر ہو جاتا ہے اور معاشرے کا نچلا طبقہ مزید غریب تر ہوتا رہتا ہے۔

قمار کی وجہ سے عیاشی اور فضول خرچی کا دروازہ کھلتا ہے۔

قمار کی وجہ سے انسان میں فضول خرچی اور اسراف کی عادت پڑ جاتی ہے کیونکہ جب انسان کو جوا کے ذریعے بلا مشقت مال حاصل ہوتا ہے تو اس دولت کی انسان قدر نہیں کرتا اور بے موقع اور بلا ضرورت خرچ کر دیتا ہے۔ او ر فضول خرچی اور عیاشی کی عادت پڑ جانے سے دولت ایسی چیز کے خریدنے پر خرچ کرتا ہے جو اس کی ضروریات میں شامل نہیں ہوتی۔ ایسا انسان قناعت، صبر اور شکر جیسی صفات حمیدہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

قمار کے متعلق قرآنی تعلیمات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما[19]

(اے پیغمبر) لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ کہدو کہ ان چیزوں میں بڑا نقصان ہے اگرچہ اس میں کچھ فائدے بھی ہیں۔ لیکن ان کے نقصانات اس کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ نازل ہونے کے بعد اللہ نے اسی شراب اور قمار کے متعلق دوسری آیات بھی نازل فرمائیں:

یایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون[20]

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام شیطان کے سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تا کہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔

دین اسلام جو انسانیت کے لیئے باعث رحمت بن کر آیا تھا، جس دین کے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ اللعالمین کا خطاب دے کر پکارا گیا، اس دین میں ایسے پیشے کی کیسے گنجائش ہو سکتی ہے جس میں انسانیت کے لیئے سراسر نقصان ہے، چونکہ اس دین کے حامل افراد کو یہ تعلیمات دی گئی ہے کہ وہ نہ تو خود نقصان برداشت کرے اور نہ ہی کسی اور فرد کو نقصان پہنچائیں جبکہ قمار ایسا قبیح فعل ہے جس میں صرف کسی ایک فرد کا نقصان نہیں بلکہ پورے معاشرا اس سے متاثر ہوتا ہے، ہزاروں گھر اس کی بدولت ویران ہوتے ہیں، کئی خاندان اجڑتے ہیں، لڑائی جھگڑا اس کا خاصہ ہے اور غربت اس شجر ممنوعہ کا سایہ ہے۔

قمار کے متعلق نبوی تعلیمات:

قمار کی خرابیوں کے پیش نظر دوررس نبوی نگاہوں نے اس کے خطرات کو محسوس کرتے ہوئے سختی سے اس کام سے روکا کیونکہ اس کے نقصانات صرف ایک فرد یا ایک گھر تک محدود نہیں ہوتے بلکہ اس قبیح کام کے چھینٹے اور اس کے اثرات دور دراز مقامات تک پڑتے ہیں جس سے کئی خاندان متاثر ہوتے ہیں، اس لئے نبوی تعلیمات میں ایسے عمل

سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور اس عمل بد سے باز رکھنے کے لیئے نبوی زبان سے سخت الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قمار کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من لعب بالنرد شیر فکأنم اغمس یده فی لحم خنزیر ودمه[21]

جس نے چوسر کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ ڈبوئے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں۔

ایک مقام پر آنحضرت ﷺ نے قمار کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من حلف منکم فقال فی حلفه باللات والعزیٰ فلیقل لا إله إلا الله ومن قال لصاحبه تعال أقامرک فلیتصدق[22]

جس شخص نے قسم کھائی لات اور عزیٰ کی تو اس کو چاہئے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے۔اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ "آؤ جوا کھیلیں" تو اس کو چاہیئے کہ وہ صدقہ کرے۔

صرف جوا کھیلنا ہی گناہ نہیں بلکہ جوا کو دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عن حیة بن مسلم أن رسول الله علیه وسلم قال: "الشطرنج ملعونة ملعون من لعب بها والناظر إلیها کأکل لحم الخنزیر[23]

حیۃ بن مسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شطرنج پر لعنت ہے اور اس شخص پر جو شطرنج کھیلتا ہے اور اس شطرنج کے کھیل کو دیکھنے والا فرد بھی ایسا ہے گویا اس نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے۔

عن عبد الله بن عمرو قال: من لعب بالنرد قمارا کان کأکل لحم الخنزیر، ومن لعب بها غیر قمار کان کالمدهن بودک الخنزیر[24]

حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جس شخص نے چوسر قمار کے طور پر کھیلا وہ خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے اور جو چوسر جوئے طور پر نہیں کھیلتا ہے تو اس کی مثال خنزیر کی چربی کا تیل استعمال کرنے والے طرح ہے۔

نتیجہ:

جب کسی کام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روکیں تو اس کام میں خیر کیسے ہو سکتی

ہے ؟ کیونکہ اللہ تعالی سے بڑھ کر انسان سے اور دوسرا کوئی محبت نہیں کر سکتا، وہ تو اپنے بندے کے ساتھ اپنی سگی ماں سے بھی ستر گنا زیادہ محبت کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کون ہمدرد اور شفیق ہو سکتا ہے ؟ لہذا جوا اپنی تمام شکلوں کے ساتھ دین اسلام میں حرام اور ممنوع ہے۔

آج کل جدید دور میں جوا اپنی شکلیں بدل کر اپنا نام بھی بدل چکا ہے جس کی کچھ صورتیں تو انعامی اسکیم کے نام کے سے تو کچھ صورتیں دیگر ناموں کے ساتھ مشہور ہیں لیکن درپردہ یہ سب کچھ جوا کے مختلف اقسام ہیں کیونکہ کسی کا نام بدلنے سے اس چیز کی حقیقت نہیں بدل جاتی۔ جوا آج جس نام اور جس صورت میں موجود ہے مقصد ان سب کا ایک ہی ہے کہ دوسرے انسان کو دھوکہ دے کر اس کی جیب سے بلا استحقاق پیسے نکال کر اپنی جیب میں ڈالنا، دوسرے انسان کو دھوکہ دے کر اس کی دولت پر قبضہ کرتے ہوئے اس کی تھوڑی بہت قوت خرید بھی ختم کر کے اپنی قوت خرید کو مضبوط کرنا اور معاشی اعتبار سے دوسرے کو کمزور کرنا اگر سادہ الفاظ میں جوا کو بیان کیا جائے تو لوٹ مار اور ڈکیتی کی ایک مہذب اور انوکھی قسم ہے جس کو جدید دور کے اعتبار سے مختلف نام دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ قدیم جوا اور جدید جوا اپنی تمام اقسام سمیت مقصد کے اعتبار سے ایک ہی چیز ہے کہ دوسرے کے مال پر قبضہ کرنا۔ جوا کی کونسی بھی قسم ہو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اور پیغمبر علیہ السلام نے واضح طور پر اپنی احادیث مبارکہ میں اس سے سختی سے منع فرمایا ہے جس کے برے اثرات دو افراد تک محدود نہیں ہوتے بلکہ پوری سوسائٹی پر پڑتے ہیں۔

درج بالا قرآنی آیات، احادیث طیبہ، فقہاء کرام اور ماہرین معاشیات کے اقوال سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

قمار کی جدید اور قدیم صورتیں شرعاً وعقلاً منع ہیں۔

جوا میں دوسرے انسان کے مال پر ناجائز قبضہ کر کے حاصل کیا جاتا ہے جو سراسر ناجائز ہے۔

قمار نہ صرف خود برا ہے بلکہ خود برا ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر معاشرتی خرابیوں کو بھی جنم دیتا ہے جیسے: باہمی گالم گلوچ آپس میں لڑائی جھگڑا اور اختلافات، باہمی بغض و عناد، اور قتل و قتال تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

قمار کے ذریعے انسان سے انسانی صفات حمیدہ رخصت ہو جاتی ہیں جیسے: ایثار، عفو و درگذر، قناعت، سخاوت اور رحم و کرم وغیرہ۔

جوانسان کی معاشرتی اور معاشی زندگی سے صفت اعتدال کو ختم کر دیتی ہے۔

قمار کی وجہ سے انسان میں عیاشی اور فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے۔

قمار کے ذریعے دولت ایک جگہ سمٹ کر رہ جاتی ہے اور چند افراد میں ہی محصور ہو جاتی ہے جبکہ شریعت کا تصور یہ کہ دولت پورے معاشرے میں گردش کرے۔

دولت اللہ تعالی کی نعمت ہے اس کا احترام کرنا اس نعمت کی قدر دانی اور شکر ہم پر ضروری ہے، جبکہ قمار میں اس دولت کو بلاوجہ ضائع کیا جاتا ہے جو اس نعمت کی ناقدری اور ناشکری ہے۔

قمار کے سبب دولت کا غیر منصفانہ عمل شروع ہو جاتا ہے جس کے سبب معاشرے میں غربت بڑھتی ہے۔

دولت چند خاندانوں میں محصور ہونے کے سبب معاشرے میں گرانی بڑھتی ہے۔

قمار میں چونکہ انسان کو بلا محنت اور مشقت کے دولت حاصل ہوتی ہے اس وجہ سے انسان میں سستی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان سے محنت و مشقت کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

قمار کے سبب انسان دولت کے ساتھ بے انتہا محبت، حرص اور حوس پیدا کرتا ہے۔ جو اپنی متفرق شکلوں کے ساتھ ایک غریب آدمی کو مزید غریب تر اور امیر کو امیر تر بنا دیتی ہے۔ جو انسان کو اخلاقی، معاشرتی اور معاشی فرائض سے غافل کر کے دین سے دور کر کے روحانی اعتبار سے اندھا بنا دیتی ہے

حوالہ جات

1. شامی، محمد امین ابن عابدین، علامہ، "الرد المحتار" (فتاویٰ شامی) ص:577ج:9۔الریاض: دار عالم الکتب، 2003
2. الشرباصی، احمد "المعجم الاقتصاد الاسلامی" ص:۳۷۰، بیروت: دار الجیل(1981)
3. عثمانی، محمد تقی، مفتی "اسلام اور جدید معاشی مسائل" ص:358ج:3،ادارہ اسلامیات(2008)
4. الدکتور، نزیہ حماد "معجم المصطلحات المالیہ والاقتصایہ فی لغۃ الفقہاء" ص:370۔دمشق، دار القلم(2008)
5. ابو بکر، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ "المصنف لابن ابی شیبۃ" ص:۵۲۷ج:۸
6. برہان الدین، ابو المعالی، محمود بن صدر الشریعۃ "المحیط البرھانی ص:15ج:8۔کراچی، ادارۃ القرآن و لعلوم الاسلامیۃ
7. دہلوی، ولی اللہ، شاہ، محدث "حجۃ اللہ البالغۃ"، ص:165 جلد:ا بیروت، دار الجیل
8. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا "آپ کے مسائل اور ان کا حل" ص:۲۶۰۔ج۶ کراچی مکتبہ لدھیانوی
9. ثمانی، محمد شفیع، مفتی "جواہر الفقہ" ص:۳۵۱ج:۲۔کراچی مکتبہ دار العلوم۔

10. القرآن، پارہ:2سورۃالبقرۃالآیۃ:188
11. الدار قطنی، علی بن عمر(306 -385ھج)ص:619:بیروت، دار ابن حزم(1432ھ سنہ اشاعت)
12. النیشاپوری،ایضا، ص:67ج:1کتاب الایمان۔ سعودیہ،بیت الافکار الدولیۃ(1998)
13. دریابادی، عبدالماجد، مولانا"تفسیر ماجدی"ص:۱۱۳۔لاہور، پاک کمپنی۔
14. عثمانی، محمد تقی، مفتی "اسلام اور جدید معاشی مسائل "ص:366ج:3ادارہ اسلامیات(2008)
15. دہلوی، ولی اللہ، شاہ، محدث "حجۃ اللہ البالغۃ"ص:164باب ابتغاء فضل الرزق، مکتبہ دار الجیل
16. ایضا، ص:160
17. القرآن، پارہ:28، سورۃالحشر:الآیۃ:9
18. القرآن، پارہ:28، سورۃالحشر:الآیۃ:7
19. القرآن، پارہ:۲سورۃالبقرۃالآیۃ:۲۱۹
20. القرآن، پارہ:۷سورۃالمائدۃالآیۃ:۹۰۔۹۱
21. ابو بکر، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم "المصنف لابن ابی شیبۃ"کتاب الادب، ص:524:ج:8بیروت، الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر
22. بخاری،ابوعبداللہ، محمد ابن اسماعیل "الادب المفرد"ص:۳۲۵۔القاہرۃ،المکتبۃالسلفیۃ
23. الاندلسی،ابو محمد، علی بن احمد سعید بن حزم "المحلی بالآثار "ص:568ج:7،بیروت، لبنان دار الکتب العلمیۃ، سنہ:2003
24. ابو بکر، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم "المصنف لابن ابی شیبۃ"کتاب الادب ص:524ج:8،بیروت، الفاروق الحدیثۃ اللطباعۃ والنشر